بسم الله الرحمن الرحیم

خلاصه درس٦

دین کو کیوں اپنائیں؟

کچھ اصول موضوعہ (جو پہلے سے کسی اور مناسبت سے ثابت کئے جا چکے ہوں) ہیں جنکو قبول کرنا ضروری ہے۔

١۔ انسان کا علم محدود ہے۔ (انسان کے بنائے ہوئے قوانین آئے دن بدلتے رہتے ہیں اور غلط ثابت ہوتے ہیں)
٢۔ انسان دو چیزوں سے بنا ہے؛ روح اور بدن۔ (انسان خود محسوس کرے گا کہ اس مادی بدن کے علاوہ بھی اسکی کوئی حقیقت ہے۔)
٣۔ انسان کے دو پہلو ہیں؛ فردی اور اجتماعی۔ (انسان کا کھانا پینا وغیرہ اور اسکے نزدیکی افراد کا اسکے ساتھ تعلق)
٤۔ انسان ہر چیز میں طالب کمال ہے۔ (کوئی بھی شخص ناقص شیء کو پسند نہیں کرتا اور اپنے ہر انتخاب میں حسب امکان بہترین کا انتخاب کرتا ہے۔)

کیوں دین کو اپنائیں؟

یہ بات واضح ہے کہ انسان کو نظم کے لئے قوانین کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب جب بھی انسان کسی قانون اور اصول کے مجموعہ کو اپناتا ہے تو اسے دین کہتے ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ کچھ قوانین اور دین انسان کے بنائے ہوئے ہوتے ہیں اور کچھ دین اور قوانین الہی ہوتے ہیں۔
اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ دین کو اختیار کرنا انسان کی فطرت اور طبیعت کی ضرورت ہے۔ لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی دین کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہے، حتی وہ لوگ جو ملحد ہیں وہ بھی کسی قانون کو مانتے ہیں۔ تو بس معلوم ہوا کہ دین کو ماننا فطرت کی آواز ہے۔

اصول موضوعہ کے مطابق:

پہلا مقدمہ: انسان مدنی الطبع ہے، اور اجتماع میں رہنے کے لئے خلق ہوا ہے بلکہ معاشرہ کا محتاج ہے۔ انسان فردی زندگی کے ساتھ ساتھ معاشرہ کا بھی محتاج ہے۔ اور جس طرح اسکی فردی اور ذاتی ضروریات ہوتی ہیں اسی طرح اسکی معاشرتی ضروریات بھی ہوتی ہیں۔ بلکہ انسان اپنے بہت سے کاموں کے لئے معاشرہ کا محتاج ہے اور مختلف انسان جو مختلف چیزوں میں مہارت رکھتے ہیں مختلف امور کو ایک دوسرے کے لئے انجام دیتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔

دوسرا مقدمہ: انسان اگر معاشرہ کا محتاج ہے تو اس معاشرہ میں بھی عدالت برقرار رکھنے کے لئے قانون کی ضرورت ہے۔ انسان جب اپنی فردی ضروریات کو منظم کرنے کے لئے کسی قانون کا محتاج ہے تو یقینا اپنی معاشرتی ضروریات کے لئے بھی کسی قانون کا محتاج ہوگا۔

تیسرا مقدمہ: انسان کا علم محدود ہے لہذا وہ خود اپنے لئے جامع اور کامل قوانین نہیں بنا سکتا۔

نتیجہ: ضروری ہے کہ وحی کے ذریعہ اور کسی متعالی منبع سے جامع اور کامل قانون کو لیا جائے تاکہ ہماری معاشرتی (اور فردی) ضروریات پوری ہوں۔

معلوم ہوا کہ دین کو اس لئے اپنانا چاہئے تا کہ فردی اور معاشرتی زندگی منظم ہو جائے جسکے نتیجہ میں دنیا اور آخرت کی سعادت مل جائے۔

دین کی ضرورت پر ایک اور دلیل:

اسکے لئے چند مقدمے درکار ہیں۔

مقدمہ اول: انسان اپنی فطرت کے مطابق سعادت طلب ہے (سعادت یعنی کامیابی)۔ انسان سعادت تک پہنچنے کے لئے محنت کرتا ہے۔

مقدمہ دوم: جو چیز محنت کر کے حاصل کی جائے اسے جزا کہتے ہیں، لہذا سعادت بھی جزا ہے۔ جو چیز محنت کے بغیر مل جائے اسے تفضل کہتے ہیں۔ چونکہ مشقت کر کے انسان سعادت تک پہنچتا ہے لہذا اسکی تعریف کی جاتی ہے۔ (جزا reward ، تفضل grace)

مقدمہ سوم: 'امر اور نہی' کے مطابق عمل کرنا سب سے بڑی مشقت اور محنت ہے۔ اسی امر اور نہی پر عمل کر کے انسان سعادت تک پہنچتا ہے۔

'اوامر اور نواہی' کے مجموعہ کو دین کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انسان دین پر عمل کر کے سعادت تک پہنچتا ہے۔

اس استدلال سے ہمکو ان سوالوں کے جواب ملے کہ بہترین دین کو کیوں انتخاب کریں؟ دین کی تلاش کیوں ضروری ہے؟

دین کی تلاش اس لئے ضروری ہے اور بہترین دین کو اس لئے انتخاب کریں تا کہ مکمل (دینا اور آخرت) سعادت حاصل ہو سکے۔